

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ

اسلام

پر

عیسائیت کے حملے

اور ان کا

== (جواب) ==

(از)

حضرت مولانا محمد عبید الممالک صاحب کاندھلوی

استاذ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہار

شائع کردہ ادارہ تبلیغ اسلام بکیت الحمد للہ ٹنڈوالہار مغربی

پیش لفظ

کچھ عرصہ ہوا حیدر آباد سے ایک صاحب کا خط موصل ہوا تھا جس میں انہوں نے کسی پادری صاحب سے سنے ہوئے چند اعتراضات اسلام پر لکھ کر بھیجے تھے کہ وہ ان اعتراضات کو سن کر کچھ تردد اور شبہ میں پگھلے ہیں۔ جواب کے لئے انہوں نے یہ خط لکھا۔

بطور جواب خط ناچیز نے یہ جوابات لکھ کر بھیج دیئے تھے جسکی اشاعت علمی حلقوں کی طرف سے پسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ بالعموم پادری صاحبان اسی قسم کے اعتراضات سے مسلمانوں کے دلوں میں اودھام و شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وجہ سے مناسب سمجھا کہ ان جوابات کو شائع کر دیا جائے تاکہ مسلمان اس قسم کے فتنوں سے محفوظ رہیں۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس تحریر کو نافع اور مقبول فرمائے اور دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔

آمین

سوالات

- (۱) حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ کو قرآن شریف نے صدیقہ کہا ہے اور ان کی شان میں واصطفیٰ علی نساء العالمین بیان کر کے بتایا کہ اس کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اس کے برخلاف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں آیا
- (۲) حضرت مسیح علیہ السلام کو گود میں کتاب دی گئی جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ انی عبد اللہ اتقانی الکتاب۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال بعد خداوند کریم نے کتاب دی۔
- (۳) قرآن کریم میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہ قرآن کریم میں اور نہ ہی کسی حدیث صحیح میں مردوں کو زندہ کرنے کا ذکر آیا ہے
- (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر دو ہزار سال سے بیٹھے ہیں۔ اور قرب قیامت مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے نازل ہوں گے بخلاف اس کے آنحضرت صلعم فوت ہو کر زمین میں دفن ہیں۔
- (۵) قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات بیان کئے گئے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم میں کوئی معجزہ بیان نہیں کیا گیا۔
- (۶) قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پرندے

بنائے بخلاف اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پرندہ نہیں بنایا۔

(۷) مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نہیں کہا گیا۔

(۸) اللہ تعالیٰ تمام نبیوں کو استغفار کا حکم دیتا ہے سوائے مسیح علیہ السلام کے

(۹) قرآن کریم میں مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ علم غیب جانتے تھے

لیکن رسول کریم صلعم کے متعلق علم غیب سے لاعلمی ہی کا تشریح کریم میں ذکر ہے نیز لکھا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی بھی غیب کے متعلق خبر نہیں رکھتا

(۱۰) قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے متعلق دیگر اقوام پر

قیامت تک غالب رکھنے کا وعدہ ہے مسلمانوں پر بھی ان کا غلبہ ثابت ہے۔

(۱۱) قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول

ہوگا جب تمام اہل قرآن ان پر ایمان لائیں گے۔ یہ تمام مندرجہ بالا

حوالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مسیح علیہ السلام

افضل ہیں۔ پادری صاحب نے الوہیت مسیح ثابت کی ہے۔

مندرجہ بالا اعتراضات پادری صاحب نے کئے تھے۔ میں نے یہاں علماء

سے بھی رجوع کیا تھا لیکن نہایت انیس کے ساتھ تحریر کرنا پڑ رہا ہے کہ

میری تسلی ان کے جوابات سے نہیں ہوئی۔ بعض دوستوں نے ان سوالات

کے حل کے لئے آپ کا اسم گرامی بتایا ہے۔ اس لئے جناب کی خدمت میں

تحریر ہے کہ ان اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ میری اور

میرے دوستوں کی بے چینی دور فرمائیں جو کہ ان اعتراضات کی وجہ سے پیدا

ہو گئی ہے۔ آپ نے بھی ان اعتراضات کا جواب نہیں دیا تو میں پادری صاحب کو حق پر سمجھوں گا۔

(المرسل)

فیض محمد۔ بی۔ اے

۲۷۵/۲ رسالہ روڈ حیدر آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جوابات

مکرمی جناب فیض محمد صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

آپ کا مکتوب موصول ہوا جو چند سوالات پر مشتمل ہے جن کا حاصل وہ
چند وجوہ ہیں جن کی بنا پر بعض عیسائی مبلغوں نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام
کی فضیلت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرنے کی
کوشش کی ہے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فضیلت و
برتری پر جو حق تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر عنایت فرمائی ہے اعتراضات
کئے ہیں ان تمام سوالات یا اعتراضات کے جواب سے قبل ایک بات تمہید
کے طور پر سمجھ لینا ضروری ہے وہ یہ کہ مذکورہ سوالات کے ضمن میں جو تمام
فضائل مسیح بن مریم علیہ السلام کے ذکر کئے ہیں وہ تمام قرآن شریف سے ہی
ثابت ہیں۔ اس قرآن سے جو تمام عالم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان سے سنا تو یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ان سب فضیلتوں کی نسبت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہے اور انہیں کے واسطے سے دنیا کو
مسیح بن مریم کے یہ کمالات معلوم ہوئے گویا ان فضائل اور کمالات کی بخشش و
عنایت بارگاہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ محسن
اس سے افضل ہے جس پر احسان کیا جا رہا ہے پھر عقلاً یہ بات بھی مسلم

ہے کہ کسی کے کمال کا اظہار خود اس ظاہر کرنے والے کے کمال کی دلیل ہے کہ اس ذات کو کسی کے کمال و فضیلت کے بیان اور اظہار میں کوئی جھجک اور ادنیٰ تاثر بھی نہیں۔ یہ ایثار و احسان اس کی طرف سے ہوتا ہے جس کی فضیلت دنیا میں مسلم ہو۔

اگر قرآن ان فضائل کو بیان نہ کرتا تو دنیا کو مسیح بن مریم اور ان کی والدہ کی فضیلت تو کیا معلوم ہوتی اہل کتاب کی محرف اور بے بنیاد باتوں اور یہودہ خیالات کی اشاعت کی وجہ سے تو آنے والی نسلیں نہ معلوم مریم علیہا السلام اور مسیح بن مریم علیہ السلام کے متعلق کیا کیا نظریات قائم کرتیں۔ تمام یہودیوں پر یہ احسان صرف قرآن کریم اور صاحب قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ سیدتنا مریم علیہا السلام کی پاکدامنی اور نساء عالمین پر ان کی برتری کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور کمالات نبوت سے دنیا کو روشناس کرایا۔ اور ان کے دشمنوں کے جو لغو اعتراضات اور یہودہ خیالات تھے ان کی ٹہری تفصیل و وضاحت سے تروید کی اگر قرآن اور صاحب قرآن کا یہ احسان عظیم نہ ہوتا تو دنیا مسیح علیہ السلام کی نبوت و فضیلت تو درکنار ان کا اور ان کی والدہ کی عفت و پاکدامنی اور شرافت نسبی سے کبھی ناواقف ہی رہتی۔

بائبل و انجیل سے دنیا کو مسیحی مذہب سے متعلق سوائے ادھام و شکوک اور چند ناقابلِ ہنم اور خلافِ عقل باتوں کے اور کچھ نہ ملتا۔ یا پھر کچھ ایسی ہی چیزیں پائی جاتیں جو عام بازار میں شہوت پرست۔ عیاش اور بد اطوار انسان کے سوائے میں قابلِ تصور نہیں ہو سکتیں۔ ان فحش اور غیر مذہب حوالوں کے

لئے مقدمہ تفسیر حقانی از ص ۵۷ ملاحظہ کیا جائے۔ وہ فحش تشبیہات ہیں کہ نہ معلوم یادری لوگ گرجا میں کس طرح ان کو سنا تے ہوں گے یا شرم سے اپنی آنکھیں نیچی کر لیتے ہوں گے۔ عیسائیوں کو اپنی کتاب سے اگر کچھ ملتا تو وہ یہی کہ ان کے پیغمبر بیت اللحم کے اصطبل کے اندر پیدا ہوئے جیسا کہ انجیل لوقا کے دوسرے باب میں تصریح ہے۔ مسیح بیت اللحم کے اندر پیدا ہوا:۔ یا پھر یہ نظر آتا کہ یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب ان کی ماں مریم کی منگنی یوسف سے ہوئی تو ان کے حج ہونے سے پہلے وہ حاملہ پائی گئی۔ تب ان کے شوہر یوسف نے چاہا کہ انھیں چپکے سے چھوڑ دیں الخ بحوالہ تفسیر حقانی ج ۵ ص ۵۸ (اس بیان کو مد نظر رکھتے ہوئے مسیح بن مریم کا بزعم نصاریٰ خدا کا بیٹا ہونا تو کیا ثابت ہوگا۔ صحیح نسب مسئلہ حل ہونا بھی مشکل ہوگا۔)

اس کے مقابل دتران کریم جس عظمت و احترام سے حضرت مسیح کی ولادت اور پاکدامنی اور نزہت کا ذکر کرتا ہے۔ قرآن کی ان آیات کو دیکھ کر ہر انسان اپنے قلب کو ہر دو کی عظمت و فضیلت و عفت و پاکدامنی سے لرز پاتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے سورہ مریم، آل عمران اور سورہ تہریم)، اور اگر عیسائیوں کو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کے بارے میں کچھ ملتا ہے تو وہ ایسے شرمناک الفاظ ہیں کہ کوئی عاقل انسان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ان اقوال کی نسبت نہیں کر سکتا مثلاً انجیل یوحنا کے باب ۱۶ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ ”مجھ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب چور و زہر بن گئے۔ پھر اسی قول کی تقلید کرتے ہوئے پولوس مقدس حضرت مکی علیہ السلام کی جانب میں کیا گستاخی کرتے ہیں۔ ہم موسیٰ کی مانند عمل نہیں کرتے جس نے اپنے چہرے پر پردہ ڈالا تھا تاکہ بنی اسرائیل بخوبی نہ دیکھ سکیں۔“ الخ

معاذ اللہ کیا یہ اقوال ایسے ہیں کہ کسی پیغمبر کی طرف ان کی نسبت کی جائے۔ الغرض قرآن کا یہ بڑا احسان براہ راست نصاریٰ پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی حقیقی فضیلت اور برتری کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور کمالات نبوت اور دلائل نبوت کو بھی بیان کر دیا بس یہی ایک سبب بہت کافی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء سے افضل ہونے کے لئے کہ آپ کی کتاب کے ذریعے خدا کے پیغمبروں کی سچی اور پاکیزہ شخصیت پہچانی جاتی ہے۔ جس طرح قرآن دوسرے انبیاء کے فضائل کو واضح طریق پر بیان کرتا ہے ایسا ہی مسیح علیہ السلام تک جتنے پیغمبر گزرے ہیں سب کے فضائل ایک سے ایک نرا لے انداز میں قرآن بیان کر رہا ہے۔

یہ تمام فضائل کا ذکر اپنے ایک ایک حرف کے ساتھ گواہی دے رہا ہے کہ ان سب فضیلتوں سے بڑھ کر خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے جن کی وحی انبیاء علیہم السلام کی نبوت ان کے کمالات اور معجزات پر ایک مہر نبوت ہے۔

اس مختصری تنہید کے بعد اصل سوالات کے جواب نمبر دار تحریر ہیں۔ یہ جواب چونکہ صرف ایک خط کے جواب کی حیثیت سے ہیں اس لئے ان میں بعض ایسی تفصیلات کی گنجائش نہ تھی جو دین کے اصول موضوعہ کے درجہ میں ہیں۔ اور ان میں بعض امور علمی اعتبار سے قدرے محتاج توضیح و تشریح ہیں ان کی تشریح موجب طول ہوتی اس بنا پر اجمالاً طور پر مختصراً بقدر ضرورت جواب تحریر کر رہا ہوں۔ آپ کی تحریر سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بفضل تعالیٰ آپ حق کے متلاشی ہیں اس لئے عرض ہے کہ اگر تحریر ہذا

کے پڑھنے کے بعد کوئی غلجیان یا شبہ باقی رہ جائے تو کسی وقت ربانی اس کو حل فرمائیں اس ضمن میں آپ انشاء اللہ مزید امور پر بخوبی مطلع ہو سکیں گے
جواب ۷ :-

بیشک قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر کیا اور ان کو صریقہ کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں لیکن اس سے مسیح کی حضور پر فضیلت لازم نہیں آتی حضرت مسیح کی والدہ کے ذکر کی وجہ تو یہ ہے کہ یہود ان پر بہتان لگاتے تھے اس بنا پر ان کی عفت و پاکدامنی کا ذکر کیا گیا اس کے برخلاف حضور کی والدہ کے بارے میں کوئی دشمن بھی ایک حرف بدگمانی کا نہیں لگاتا تھا اس وجہ سے ان کے ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی حضرت عیسیٰ کی ولادت حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بلا باپ کے ہوئی تھی قرآن نے اس وجہ سے ان کی ولادت کا خاص اہتمام سے ذکر کیا برخلاف دوسرے انبیاء کے ان کی ولادت کا مسئلہ کسی اعتراض یا شبہ کا محل نہ تھا۔ اس لئے قرآن نے اس کوئی تعرض نہیں کیا۔

جواب ۸ :-

حضرت مسیح علیہ السلام کو نبوت اور کتاب انجیل ماں کی گود میں نہیں دی گئی البتہ گفتگو بے شک ماں کی گود میں انہوں نے کی جس کا قرآن نے ذکر کیا ہے اور اگر یہ سب بھی کر لیا جائے کہ ماں ہی کی گود میں کتاب و نبوت دونوں چیزیں شہر خواہی کی حالت میں دے دی گئیں۔ تو بھی آنحضرت صلعم پر اس وجہ سے فضیلت لازم نہیں آتی۔ عقلی اعتبار سے اس سے بڑھکر کمال تو یہ ہے کہ ایک قوم کسی شخص کو چالیس برس کی طویل مدت تک

اسی طرح دیکھتی ہے کہ وہ ایک حرف لکھ سکتا ہے اور نہ پڑھ سکتا ہے اور پھر ناگہاں اسی کی زبان سے علوم ہدایت اور معارف و حقائق کے سمندر جاری ہو جائیں اور وہ کلام جو دنیا کو اپنے مقابلے کا اعلان (چیلنج) کرے اور تمام دنیا اس کے مقابلے سے عاجز رہے۔ عرب کے فصیح و بلیغ اس جیسی ایک بھی سطر پیش نہ کر سکیں یقیناً یہ کلام ماں کی گود میں کلام کرنے سے بڑھ کر ہے پھر یہ بات بھی ثابت ہے کہ مسیح کی طرح ماں کی گود میں دو اور بچوں نے بھی کلام کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ :-

ماں کی گود میں سوائیں بچوں کے اور کوئی نہیں بولا۔ ایک حضرت عیسیٰؑ دوسرا وہ بچہ جو جرجیج کے زمانے میں تھا۔ تیسرا ایک اور بچہ۔ واقعہ کی تفصیل کے لئے صحیح مسلم کی مراجعت کی جائے۔ جرجیج عابد و زاہد شخص تھا جو اپنی ماں کی ایک غلط بدزعاکی وجہ سے ایک فتنہ میں مبتلا ہوا کہ ایک بدکار عورت (اس کے گرجا کے قریب پناہ لینے والے چرواہے سے نہا کر کے حاملہ ہوئی اور ملاوت پر یہ کہہ دیا کہ یہ تو جرجیج سے پیدا ہوا ہے۔ اس نومولود بچے نے لوگوں کے سامنے گواہی دی کہ میرا باپ تو وہ چرواہا ہے۔ دوسرا ایک اور بچہ جو ماں کی گود میں دودھ پی رہا تھا اس کی ماں نے ایک شہسوار کو گزرتے دیکھ کر تمنا کی کہ اے اللہ تو میرے بیٹے کو ایسا ہی بنا دے۔ تو اس بچے نے کہا کہ اے پڑدگار! تو مجھے ایسا نہ بنا۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۱۲

تو معلوم ہو گیا کہ ماں کی گود میں بات کرنا عیسیٰؑ کی خصوصیت نہیں یہ چیز تمام بچوں کے لئے بھی قدرت خداوندی نے ظاہر کی ہے۔
جواب ہے ۳ :-

مادر زاد نابیناؤں کو تندرست اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ

حضرت عیسیٰ کو اس وجہ سے دیا گیا کہ اس زمانے میں طب کو بہت عروج تھا اور خداوند عالم کی یہ سنت رہی ہے کہ جس زمانے میں جو چیز سب سے نادر معیار ترقی اور عروج پر ہوتی اسی نوع کا انبیاء کو معجزہ دیا جاتا تاکہ دنیا دیکھ لے کہ یہ کمال طاقت بشریہ سے بالا و برتر ہے اور اس کا ظہور صرف قدرت خداوندی کی طرف سے ہے جیسے حضرت موسیٰ کے زمانے میں جادو کا فن شباب پر تھا تو حضرت موسیٰ کو وہ معجزے دیئے گئے کہ جن کے سامنے بڑے بڑے جادوگر عاجز رہے اور اس کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اطاعت کی گزرتی تھیں اور اسی چیز کو ملحوظ رکھتے ہوئے سمجھ لیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فصاحت و بلاغت کا زور تھا تو اس مناسبت سے آپ کو قرآن کا معجزہ دیا گیا جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے مایہ ناز شعراء کو عاجز کر دیا نیز اگر کوئی ایک معجزہ کسی پیغمبر کو دیا گیا اور کسی دوسرے کو نہیں دیا گیا تو یہ بات اس دوسرے پیغمبر کی تنقیص کی دلیل نہیں۔

اگر حضرت موسیٰ کو اور حضرت عیسیٰ کو تخت سلیمانی نہیں دیا گیا تو یہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ میں نقصان کا باعث نہیں۔ اسی طرح اگر حضرت سلیمانؑ پر بیضا اور عصا کے معجزے سے خالی ہے تو وہ بھی ان کی تنقیص کی دلیل نہیں اور اگر عقل و دانش سے کام لیا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ درحقیقت قرآن کا معجزہ اس قسم کے تمام معجزات سے بڑھ کر ہے۔ اول تو اس لئے کہ قرآن ایک عقلی معجزہ ہے اور مردوں کو زندہ کرنا عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزات حسّیہ ہیں اور ظاہر ہے کہ حسی معجزے صرف انہیں انبیاء کے زمانے تک محدود ہے جب تک کہ وہ انبیاء دنیا میں رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نہ کسی نے ید بیضا کا معجزہ دیکھا اور نہ عصا کا اسی طرح آج عیسیٰ

کا یہ معجزہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے ہماری نظروں کے سامنے نہیں ہے اور قرآن کا معجزہ قیامت تک دنیا دکھیتی رہے گی اور اس پر ایمان لاتی رہے گی اسی بنا پر آپ کا فرمان ہے کہ خدا کے ہر پیغمبر کو ایسے معجزے دیئے گئے جن پر لوگ ایمان لاتے رہے اور جو چیز مجھ کو دی گئی وہ وحی خداوندی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میری امت کی تعداد زائد ہوگی (صحیح مسلم میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے)

تایخ شاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ایسا کامیاب رہا کہ دنیا اس کی نظیر پیش کر سکی کہ صرف ۲۳ سال کے عرصہ میں پورا عرب حلقہ بخوش اسلام ہو گیا حجة الودع میں سیالاکھ صحابہ آپ کے ساتھ خادم و جان نثار تھے اور پچیس سال کے عرصہ میں حضور کی وفات کے بعد پرچم اسلام عرب سے لیکر اسپین تک اور دوسری طرف سندھ اور سمرقند تک لہرانے لگا۔ جب کہ بائبل یہ بتاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے سب معجزات ناکام رہے بارہ حواریوں کے سوا ان پر کوئی ایمان نہ لایا اور بارہ میں ایک حواری ایسا بھی تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کر سولی پر چڑھا دیا پھر یہ کہ اس قسم کے معجزات بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ سے ظاہر ہوئے مثلاً کھانے کا اور سنگریزوں کا بیج پڑھنا۔ پتھروں کا آپ کو سلام کرنا۔ اونٹ کا آپ سے گفتگو کرنا۔ ستون خانہ (وہ ستون جو مسجد نبوی میں تھا اور اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لیکر خطبہ فرماتے تھے) کا رونما جب کہ آپ نے منبر پر پہلا خطبہ دیا آپ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ کی طرح جاری ہونا ایک کھلے میدان میں دو درختوں کا دور سے آکر آپ کی قضاء حاجت کے لئے جڑ جانا پھر آپ کے حکم سے ان کا عیلولہ ہو جانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

ایک درخت کو آواز دینا جو اپنی جگہ سے اکھڑ کر آپ کے سامنے آتا ہے
اور تین مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہ کی گواہی دیتا ہے جبکہ ایک شخص نے آپ سے پُر زور لفظوں میں یہ مطالبہ
کیا کہ آپ کی رسالت کی گواہی کون دے سکتا ہے آپ نے فرمایا یہ درخت
اور اس کو اس طرح بلایا اور اس نے گواہی دی۔ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میں بھیڑیے کا ایک شخص سے گفتگو کرنا اور آنحضرت کی بعثت پر
اس کو مطلع کرنا۔

معجزہ معراج کہ ایک رات میں مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے
ساتوں آسمانوں پر تشریف لے جانا اور آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند
کا دو ٹکڑے ہو جانا یہ تمام واقعات جو قرآن سے اور اسانید صحیحہ سے ثابت ہیں
کسی طرح بھی حضرت عیسیٰ کے معجزات سے کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ یہ تمام
باتیں ایسے طور پر واقع ہو رہی ہیں کہ ان کی نوع میں عقلاً اس کی ذرہ برابر بھی
صلاحت نہ تھی مروجوں کو زندہ کرنے کے واقعات میں کوئی سنگڑ کہہ بھی سکتا
ہے کہ جس مردہ کو زندہ کیا تھا وہ درحقیقت مرا ہی نہ تھا بلکہ اس کو سکتہ کی
بیماری تھی وہ دیر ہو گئی لیکن سنگڑیوں کی تسبیح۔ پتھروں کا سلام۔ انگلیوں
سے پانی کے چشموں کا جاری ہونا۔ ستونِ حنا کے رونے اور درخت کا

عہ یہ ستون وہ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لیکر خطبہ ارشاد
فرماتے تھے جب آپ کا منبر تیار ہوا اور آپ نے بجائے اس ستون کی ٹیک لے منبر پر
خطبہ دیا تو یہ ستون بے اختیار رونے لگا حتیٰ کہ اس کے رونے کی آواز تمام مجمع نے
سنی آنحضرت منبر سے اترے اور اس کو تھپکا سینہ سے لگایا تو بتدریج آواز رکنے لگی

اپنی جگہ سے اٹھ کر رو برو حاضر ہونے کے بعد گواہی دینے کی عقل کیا تاویل ممکن ہے کوئی شخص ان واقعات میں بعید سے بنید احتمال بھی نہیں نکال سکتا تو معلوم ہوا کہ یہ تمام باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے کم تو کیا بلکہ بڑھ کر ہی ہیں پھر مردوں کو زندہ کرنے جیسا واقعہ اور کرامت تو آپ کے غلاموں اور غلاموں کے غلاموں کو بھی حاصل ہوئی ہے حضرت سلمان فارسیؓ سے دوسروں کو ”قم باذن اللہ“ کہہ کر زندہ کر دینا ثابت ہے

بقیہ حاشیہ ص ۱۰ :- یہاں تک کہ اس کا رونا بند ہوا۔ آنحضرت کے یہ حسی معجزات بھی انبیاء سابقین کے معجزوں سے کم نہیں۔ قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غزوہ احد میں دشمن کا ایک تیرا کر لگا جس سے ان کی ایک آنکھ کی پتلی نکل پڑی وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس پر دعا پڑھی اور اپنے دست مبارک سے آنکھ کے حلقہ میں اسکو رکھ دیا فوراً آنکھ درست ہو گئی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ خوبصورت اور تیز نظر ہو گئی۔ (ذرقانی خصائص کبریٰ) محمد بن سلیمان کی پٹلی ٹوٹ گئی تھی تو آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو جوا دیا پھر مت العمراس میں درد بھی نہ ہوا (صحیح بخاری) سیرت کی روایات میں ہے کہ معاذ بن عوفؓ کی چوبی کو برص کی بیماری تھی آپ نے اپنا عصا ان پر پھر اودہ تندرست ہو گئیں۔

فدیک بن عمر رضی اللہ عنہ نامینا ہو گئے تھے۔ آپ نے لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا۔ حق تعالیٰ نے ان کی بینائی ٹوٹا دی۔ غرض ایسے معجزات کی کوئی کمی نہیں اگر ان کا احاطہ کیا جائے تو اس کے واسطے ایک مستقل کتاب درکار ہے۔

اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مرغ کی ہڈیوں کو جمع کر کے قمر باذن اللہ فرما کر زندہ کر دینا ثابت ہے۔ حسین بن منصور حلاج کا خلیفہ کے بیٹے کا مردہ طوطا زندہ کرنا بھی تاریخ بغداد میں موجود ہے اسی طرح بکثرت واقعات سند اور تاریخ سے ثابت ہیں (تاریخ بغداد)

جوابے ص ۶۰ :-

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب نازل ہو کر مسلمانوں کی رہنمائی کرنا مسیح علیہ السلام کی آنحضرت سے افضل ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ تو خود خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی دلیل ہے کیونکہ انکا نزول آنحضرت کے دین اور آپ کی شریعت کی ترویج اور مہد اور عیسیٰؑ مذہب کو مٹانے کیلئے ہو گا وہ صلیب کو توڑیں گے تو اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام انبیاء اور خود حضرت عیسیٰؑ پر ثابت ہوتی پھر کیا آنحضرت کی فضیلت کیلئے یہ بات کافی نہیں کہ عیسیٰؑ نے دنیا میں تشریف لا کر اپنی بعثت و نبوت کے اغراض مقاصد میں یہ فرمایا تھا کہ میں ایک آخر الزماں پیغمبر کی جن کا نام احمد ہے، بشارت سنانے کیلئے آیا ہوں، وَهُبْشَیْءٌ اَوْ سَوْلٌ نِّیَّاتِیْ مِنْ بَعْدِی اِسْمُهُ اَحْمَدُ دوسرہ صف، اور ظاہر ہے کہ جس کی بشارت دی جائے وہ بشارت دینے والے سے بڑا ہو گا جب کہ اس کی بعثت کا مقصد ہی بشارت دینا ہو۔

معرض کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ ہیں بخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو کر زمین میں دفن ہیں۔

تو اس بات سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلعم پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی اول تو اس لئے کہ جو چیز آسمانوں میں ہو اس کا افضل ہونا لازم نہیں ہے۔ چاند، ستارے اور سورج سب آسمانوں میں ہیں اور انسان

زمین پر لیکن دنیا کے تمام عقلاء انسان کو اشرف المخلوقات تسلیم کرتے ہیں
انبیاء علیہم السلام اور ان میں خاتم الانبیاء کا مقام تو بہت بلند و بالا
ہے نوع ملائکہ بھی اہل حق کے نزدیک مجموعی طور پر اہل ایمان سے افضل نہیں
ہیں ملائکہ آسمانوں پر ہیں اور ان میں سے حاملین عرش بھی ہیں مگر با اس ہمہ
وہ زمین پر مبعوث ہونے والے اور زمین پر رہنے اور اسی میں دفن ہونے
والے تمام انبیاء کے واسطے سفیر و خدام ہے۔

جبریل و میکائیل ملائکہ میں سب افضل ہیں لیکن آنحضرت صلعہم کے
بہ دونوں وزیر تھے جیسا کہ ارشاد ہے کہ میرے دو وزیر زمین پر ہیں وہ
ابوبکر صدیق اور عمر فاروق ہیں اور دو وزیر آسمانوں میں ہیں وہ جبریل و میکائیل
ہیں تو معلوم ہو گیا کہ آسمانوں پر ہونا یہ کوئی فضیلت کی دلیل نہیں ہے پھر
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو آسمانوں میں بھی اس قدر بلند ہے
کہ وہاں تک جبریل کی پرواز بھی ممکن نہ رہی اور نبول اُٹھے۔

اگر یکایک سر موئے برتر پریم

فروغ بجلی بسوز و پریم

پھر یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ انبیاء علیہم السلام زمین میں دفن ہونے
کے بعد زمین ہی کے اندر ہیں بلکہ وہ آسمانوں میں بھی ہیں اور ملائکہ اعلیٰ کے
بلند مقامات کی سیر بھی ہمہ وقت جاری ہے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام
اس دنیا سے رحلت کرنے کے بعد بھی زندہ ہیں اور حیات دینی کی طرح
اس عالم میں بھی ان کی عبادات کا ذکر و تسبیح کا سلسلہ قائم و باقی ہے۔

معراج کے وقت حضرت زکریا حضرت یحییٰ حضرت موسیٰ حضرت ابراہیم
خلیل اللہ اور حضرت عیسیٰ سب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال

دخوش آمدید کہنے کے واسطے آپ کے منتظر تھے۔ جب تمام پیغمبر حضرت عیسیٰ کے علاوہ بھی آسمانوں پر ہیں تو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ کیسے فرض کر لیا گیا کہ زمین کے ایک محدود حصہ میں آپ محدود و مقید ہیں۔

✠ غرض یہ کہ تمام فرشتے ہمیشہ آسمانوں میں رہتے ہیں اور خدا کے تمام پیغمبر زمین پر رہے۔ لیکن کسی نے آج تک یہ تصور نہیں کیا کہ فرشتوں کے آسمانوں پر ہونے کی وجہ سے ان کا درجہ پیغمبروں سے بڑھ گیا تو اسی طرح یہ دعویٰ کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اس لئے وہ آنحضرت صلعم سے افضل ہو گئے۔

جواب ۷ :-

قرآن میں بہت سے معجزات بیان کئے گئے ہیں معراج کا معجزہ، شق القمر کا معجزہ، فتح مکہ کی خبر جبکہ مسلمان کمزور و مغلوب تھے۔ روم کے غلبہ کی خبر اہل ایران پر تفصیل کے لئے ان آیات کا مطالعہ کیجئے، اور قرآن کی ہر آیت خود مستقل معجزہ ہے جس کے مقابلے سے دنیا عاجز ہے پھر قرآن کی طرح روئے زمین پر کوئی کتاب بھی محفوظ نہیں اسکی سورتیں آیتیں، کلمات و حروف تک گن لئے گئے ہیں اور وقت نزول سے اب تک لاکھوں حافظ ہر زمانے میں ہوتے رہے۔ جبکہ انجیل و تورات کا کوئی ایک کچا پکا بھی حافظ روئے زمین پر نہیں ہوا اور نہ ہوگا اصل انجیل لاپتہ ہے دنیا میں اس کا کہیں پتہ نہیں اور کمیشنوں کے ذریعہ جو انجیل پاس ہوئی اس میں بھی لاکھوں اختلافات موجود ہیں۔

جواب ۷ :-

اس سوال کا جواب گزر چکا ہے۔

جواب ہے :-

کلمۃ اللہ کہا جانا کوئی ایسی فضیلت نہیں کہ اس سے یہ ثابت کیا جائے کہ مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے اور آنحضرت کو نہیں کہا گیا اس وجہ سے مسیح افضل ہیں کیونکہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ اور صالح علیہ السلام کی اوطی کو بھی ناقۃ اللہ کہا گیا ہے اور کلمۃ اللہ یہ اضافت تشریف ہے شرف اور فضیلت پر دلالت کرتی ہے افضلیت پر نہیں اور اللہ کا کلمہ تو ہر مخلوق پر بولا گیا ہے چنانچہ ایک طرف تو یہ ہے **إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ** دوسری طرف یہ ہے **إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ** تو ظاہر ہوا کہ جس طرح کلمہ کن سے دنیا میں ہر مخلوق پیدا کی گئی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کلمہ کن سے پیدا کئے گئے (آباد و اجداد کے سلسلہ انساب اصلا ب سے نہیں) پھر تو ہر مخلوق کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برابر قرار دینا چاہیے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ کسی پادری نے ایک عالم کو قرآن کی یہ آیت پڑھتے سنا۔ **وَكَلِمَةُ الْفَاقِهَاءِ إِلَىٰ هَرَمٍ وَرُوحٌ مِّنْهُ**۔ تو بولا دیکھو اس آیت میں حضرت عیسیٰ کو رُوح منہ کہا گیا ہے یعنی وہ اللہ میں سے ایک روح ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ خدا کا ایک حصہ ہے۔ لہذا خدا کے بیٹے ہوئے یا خدائی میں شریک ہوئے یا عین خدا۔ مسلمان عالم نے فوراً ایک اور آیت تلاوت کی **وَسَخَّرَ لَكُم مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَمِنَ الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ** کہ اس آیت میں کائنات کی ہر چیز کو منہ یعنی اللہ میں سے فرمایا گیا ہے تو ہر چیز کو خدا کی اولاد قرار دو اس پر وہ

لے یہ لفظ اس پادری کے زعم اور اعتقادِ فاسد کی ترجمانی ہے۔

نصرانی منتخبر و خاموش ہوا پھر اسلام لے آیا ۔

جاننا چاہیے کہ انسان کا سب سے بڑا شرف اور کمال عبدیت ہے جس کا اعلان مسیح علیہ السلام نے خود فرمایا ۔ اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اَتَاَنِی الْکِتَابُ اور یہی عبدیت کا اعلان جو مسیح کی طرف سے ہوا ہے خاتم الانبیاء کے حق میں خود رب العالمین کی طرف سے کیا جا رہا ہے ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْمٰی بِعَبْدٍ هَکَیْئَةً مِّنَ السَّجْدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْقُدُسِ اور وَ اِنَّ کُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا ۔ وَ اِنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ ۔ گویا ہر جگہ خداوند عالم اپنی ہی جانب سے اس شرف اور امتیاز کو آپ کے حق میں بیان فرما رہا ہے ۔

یہ بین تفاوت راہ از کجا است تا بجگا

وہ اگر کہہ دے مجھے اپنا غلام سب پیارا نام ہو میرا یہی نام ۔
جواب ہے :-

استغفار کا اگر حکم تمام انبیاء کو دیا گیا تو کیا اس سے آپ کے نزدیک اَلْعِیَازُ بِاللّٰهِ ۔ ان کا گناہ کار ہونا لازم آتا ہے ۔ حالانکہ استغفار کا ملین کی نشانی ہے اور ہر کمال کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے استغفار کا ذکر کیا ہے ۔ تو قرآن کی آیات سے تو یہ بات لازم آتی ہے کہ جن جن کے حق میں استغفار کا ذکر ہے ان میں کمالات و فضیلت کو بیان کیا گیا ہے ۔ کَا فَاَقْلِلْ لِّدَمِنَ اللّٰیْلِ مَا یُفْجَعُوْنَ دِیَارَ سَمٰوٰتِہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ کے خاص بندے رات کو کم سوتے تھے اور صبح کے قریب استغفار کرتے تھے اور جن کے متعلق نہیں ہے ان میں تصور لازم آیا پھر یہ غلط ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو استغفار کا حکم نہیں ہے ۔ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں :-

اوصانی بالصلوٰۃ والصلوٰۃ خود مجموعہ تمام اذکار و اذعیہ
 واستغفار و توبہ کا ہے۔ نیز یہ زکوٰۃ کا لفظ کیا ہے۔ زکوٰۃ کے
 معنی طہارت و پاکی کے ہیں اور قبلی پاکی سوائے توبہ و
 استغفار کے اور کس طرح ہو سکتی ہے۔
 قرآن نے زکوٰۃ مال کے ادا کرنے کا حکم۔ ایتاع
 زکوٰۃ کے عنوان سے فرمایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زہد و قناعت
 کی دنیا میں ایک امتیازی نشان تھے ان کے پاس کیا دولت جمع تھی
 کہ اس آیت میں اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا جاتا۔ لامحالہ اس آیت
 میں زکوٰۃ کا مفہوم طہارت و پاکی ہے اور وہ توبہ ہی سے ممکن ہے تو
 یہ ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی استغفار کا حکم ہے۔ اس کے
 علاوہ نصاریٰ کے نزدیک تو حضرت عیسیٰ تمام گناہوں کا کفارہ بنے اور
 بین دن تک جہنم میں رہے مسلمان تو اس عقیدے کے تصور سے بھی کانپتے ہیں
 جواب ۹ :-

قرآن سے جو چیز ثابت ہو رہی ہے وہ علم غیب نہیں بلکہ اطلاع ،
 غیب ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ کو بعض غیبی امور
 پر مطلع کیا و ما کان اللہ لیطالعکم علی الغیب و لکن اللہ یختبئ من
 سرسلہ من یشاء۔ اطلاع علی الغیب حضرت عیسیٰ کی خصوصیت نہیں
 تمام انبیاء کے ساتھ یہی معاملہ رہا ہے جس میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سب سے بڑھ کر ہیں اور یہ وصف یوسف علیہ السلام کے لئے بھی قرآن
 سے ثابت ہے۔ قال کیا یتیکما طعام ترزقانہا الذنبا تکما بتا و ملیہا
 قبل ان یتیکما اور اگر یہ فرمانا مسیح علیہ السلام کا کہ اے لوگو! میں تم کو بتا

دو ٹکاوہ چیز جو کل تم کھاؤ گے اور جو ذخیرے تم نے اپنے گھروں میں رکھ رکھے ہیں موجب کمال ہے تو اس سے بڑھ کر کمال ان تمام فتنوں کا اور حوادث اور علامات قیامت و جہال کا ظہور یا جوج ماجوج کا نکلنا - یا جوج ماجوج کے مقابلے کی خبریں اور فتنہ و جہال کے ایک غلط اعلان پر جو حضرات مدینہ کی طرف گھوڑوں پر دوڑیں گے ان شہسواروں کے نام اور ان گھوڑوں کے رنگ روپ بتا دینا کیا اس سے بڑھ کر کمال نہیں ہے سب کچھ باتیں آنحضرتؐ کے لئے احادیث مشہورہ سے ثابت ہیں -

جواب نمبر ۱

یہ غلط ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے تو دین محمدی کے غلبہ اور قیامت تک تمام دنیا کے ادیان پر غالب رہنے کی خبر دی ہے - **اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام ديناً** ہوا اللہ اس سال رسولہ بالمدنی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ دلیل قطعی ہے کہ ہر دین و مذہب پر اللہ نے دین اسلام اور شریعت محمدیہ کو غالب بنایا ہے - اور قرآن میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے - **وجاعل الذین اتبعوا فوق الذین کفروا الی یوم القیمہ** کہ عیسیٰ میں تمہاری پیروی کرنے والوں کو ان لوگوں کے اوپر رکھوں گا جو تم سے کفر کرتے ہیں قیامت تک اس سے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو یہود پر غالب رہنے کی بشارت ہے - کیونکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام سے کفر و انکار کرتے ہیں - اہل اسلام تو ان کو مانتے ان کی تعظیم کرتے اور ان کو اللہ کا رسول جانتے ہیں ان کے اور انکی والدہ کے نام پر علیہ السلام کہتے ہیں اور وہ جس رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتے آئے

تھے ان پر بھی ایمان لاتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کرنے والے
درحقیقت یہودی ہیں اور وہ عیسائی جو حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے جن کی بشارت دینے کے لئے
عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تھے چنانچہ ایک ہزار برس تک
مسلمان دنیا میں سب پر غالب ہے۔

جواب ہے :۔

یہ غلط ہے کہ اہل شرآن حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے اور اہل
کتاب یہود و نصاریٰ کا لقب ہے قرآن کا محاورہ یہی ہے وان من
اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اہل قرآن تو شروع ہی سے
حضرت عیسیٰؑ کیا خدا کے تمام پیغمبروں پر بلا کسی تفریق کے ایمان رکھتے ہیں
اہل شرآن اور مسلمان وہی ہے جو خدا کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے اسلام
کی تعلیم کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے اس کا حکم ہی ہے۔ تمام
پیغمبروں کو بحق سمجھتے ہوئے نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر ایمان
لاؤ یہ سہرا تو صرف عیسائیوں کے سر ہے کہ وہ کھلم کھلا اصل تعلیم مسیح کی خلاف
لوگوں کو آنحضرتؐ کی نبوت سے بھٹکاتے ہے یہ حضرت عیسیٰؑ پر اس زمانے میں
ایمان لانا نہ ہوگا بلکہ حضرت عیسیٰؑ تو قرآن کے داعی اور شریعت محمدیہ کے
علمبردار ہو کر آئیں گے اور بحیثیت امت محمدیہ کے ایک فرد و مجدد اور قرآنی
فیصلوں کو جاری کرتے ہوں گے ان پر ایمان لانا ان کی نبوت پر ایمان لانا نہیں
کیونکہ وہ اس وقت آنحضرتؐ کی شریعت کی پیروی کرنے والے ہوں گے
اسی بنا پر حق تعالیٰ کی حکمت یہ ہوگی کہ وہ اتر کر پہلی نماز امام مہدی کے پیچھے
پڑھیں گے تاکہ دنیا دیکھ لے کہ مسیح شریعت محمدیہ کی اقتدار کرنے والے

ہیں جیسا صحیح بخاری اور مسلم میں بکثرت روایات سے ثابت ہے اس لئے وہ ایمان
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہوگا پھر یہ کہ آیات میں بھی جو اہل کتاب کا
عیسیٰ پر ایمان لانا مذکور ہے اس سے بالعموم یہود سمجھتے ہیں کہ یہودی بھی اس وقت
عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے لیکن اہل کتاب کا لفظ عام ہے جس میں یہود و
نصارى دونوں شامل ہیں اور قرآن اسی عموم کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ ہر کتابی
ان پر ایمان لاتے تو یہودیوں کا ایمان لانا تو خیر ظاہر ہے لیکن نصاریٰ
اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس
وقت سے پہلے نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ پر ایمان درحقیقت ایمان ہی
نہیں ظاہر ہے کہ عیسائیوں کے متعلق کیا بحالت موجودہ یہ کہا جاسکتا
ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں تمام عیسائی بالیقین
حضرت عیسیٰ کا کفر کرتے ہیں یعنی ان کی تعلیمات ان کے دین اور صریح
ہدایات اور بنیادی احکام کو ٹھکراتے ہیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کو اللہ کہنا
یا خدا کا بیٹا یا اقا نیم ملکہ اور سب بڑھ کر اس بات میں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو
یہ کہتے ہیں کہ میرے بعد جو غیر آئے والے ہیں ان کی بشارت سنائے آیا
ہوں کم ان پر ایمان لانا تو نصاریٰ ان سب باتوں کے خلاف کرتے گئے
یا جو دیکھا صحیح علیہ السلام کے پیرو کہلائے جاسکتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ
ان کی صریح ہدایات کی خلاف عمل ہو اور ان پر ایمان کا دعویٰ بھی اس لئے
عیسائیوں کا یہ ایمان نہیں۔ ان کا صحیح ایمان اس وقت ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ
قیامت کے قریب نازل ہو کر قرآن کی دعوت دیتے ہوں گے اور پھر اس
وقت یہود اور عیسائی اس دین کو سمجھیں گے جس کی تعلیم حضرت عیسیٰ
نے اپنے زمانے میں دی اور اسکی تکمیل شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

مسکرمی !

میں نے چند باتیں مختصراً لکھ دی ہیں امید ہے کہ اس سے آپ کے
اولیٰ مزا تل ہو گئے ہوں گے۔ اگر ناگوار نہ ہو تو عرض کروں کہ یہ بات
ضعف ایمان کی دلیل ہے کہ قبل از تحقیق آپ کے دل و دماغ میں یہ
خیال آئے نہ لگے کہ اعتراضات کا جواب نسلی بحث نہ ہو تو میں پادری صاحب
کو حق پر سمجھونگا۔ استغفر اللہ تحقیق سے قبل اس قسم کے تصور پر
میری رائے ہے کہ آپ کلمہ ایمان پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کیجئے اور
جو کچھ دوسرے اور اولیٰ مزا تل میں باقی رہیں ان کے بارے میں نقیض کریں
حق کی تلاش کے لئے کچھ عرصہ محنت کریں اول تو محنت کی ضرورت ہی نہ ہوگی
انشاء اللہ ایک دوی ملاقات میں تسلی ہو جائے گی۔ لیکن یہ چیز عقل و فراست
سے بھی بعید ہے کہ صرف آپاں جانب کی کوئی بات سکر انسان کے اعتقاد
اور اس کے دین کی بنیادیں ڈگمگانے لگیں افسوس کا مقام ہے خدا تعالیٰ
ہم کو اور آپ کو دین پر استقامت فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

احقر محمد مالک، کاندھلوی غفرلہ

خادم حدیث دارالعلوم الاسلامیہ

اولاً یہ تحریری جواب بذریعہ رجسٹری فیض محمد صاحب مل
کو بھیجا گیا اصولی طور پر یہ ضروری تھا کہ ان کو پڑھنے کے بعد
اپنے تاثرات سے مطلع کرتے لیکن مطلق کوئی جواب انہوں نے

نہیں دیا۔ اشاعت کے بعد ایک درمہ تک مختلف جگہوں کے
 وکلاء پر و فیسراں اور تعلیم یافتہ حضرات کے تاثرات موصول
 ہوتے رہے اور بعض جرائد میں یہ تاثرات شائع بھی ہوئے مگر
 ۲۴ میل کی مسافت سے فیض محمد صاحب کا کوئی خط کا پرزہ
 نہیں ملا ہیں نے ایک صاحب انکو یاد دہانی کا خط بھی لکھوایا
 ان کے سکوت کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ نہیں کہا جاسکتا کہ
 ان کا مقصد اشکالات حل کرنا تھا یا اس قسم کے اعتراضات
 سے شبہات کو پھیلانا تھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ - ۱۲ -

تمام دُنیا کے علمائے نصاریٰ کو چند سوالات کا جواب دینے کی دعوت

پادری صاحبان کی طرف سے اسلام اور پیغمبر اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے یہ جواب جو آپ نے ملاحظہ فرمائے اس ایک ناچیز خادمِ اسلام نے پیش کر دیئے۔

کیا یہ بات درست نہ ہوگی کہ اس موقع پر کچھ سوالات علماء اسلام کی طرف سے بھی پادری صاحبان سے کر لئے جائیں۔
اگر دلائل کی روشنی میں کسی جواب کا امکان ہو تو پیش فرمائیں۔

یہ اعلان صرف پاکستان میں مسیحیت کے مبلغ پادری صاحبان ہی سے نہیں بلکہ دنیا کے جس کسی گوشہ میں بھی یہ سوالات کسی بھی عیسائی عالم کے سامنے آئیں اس کو بھی ہم ان کے جواب کے لئے دعوت دیتے ہیں اور اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ اس تحریر کے اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ صرف اردو ہی میں جواب مطلوب ہے اور اس تخیل کی وجہ سے یورپ یا ممالکِ عربیہ شام و بیروت وغیرہ کے عیسائی اس ذمہ داری سے اپنے گوبری سمجھیں کہ ہم تو اردو نہیں جانتے ان کو اجازت ہے کہ ان پیش کردہ سوالات کا جواب جس زبان میں بھی چاہیں دیں۔

مسیحی پادریوں سے علماء اسلام کے سوالات

۱) خدا کی کیا شان ہونی چاہیے۔ اور نصاریٰ کے نزدیک اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باوجود انسانی حاجتوں اور بشری ضرورتوں کے

جسمانی حیثیت سے مخلوق اور زندہ ہونا اور باطنی حیثیت سے معاذ اللہ خدا اور خالق اور رب العالمین ہونا ممکن ہے تو کیا مشرکین کو اپنے اوتاروں کے لئے یہ تاویل کرنا ممکن نہیں جو تاویل نصاریٰ کرتے ہیں وہی مشرکین بھی کر سکتے ہیں۔ پھر ماہ الفرق کیا ہے؟

(۲) کیا الوہیت اور بشری صفات (مثلاً کھانا پینا، سونا اور جاگنا اور پیشاب پاخانہ کرنا) کا ایک ذات میں جمع ہونا ممکن ہے؟

(۳) علمائے یہود اور نصاریٰ کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت کی کیا دلیل ہے اور نصاریٰ کے نزدیک اور حضرات کا نبی اور رسول ہونا کس دلیل سے ثابت ہے؟

(۴) ایمان کی کیا تعریف ہے؟

(۵) کیا کسی نبی پر ایمان لانے کے لئے فقط اس نبی کی نبوت کی تصدیق کافی ہے یا اس کے تمام احکام کی تصدیق ضروری ہے؟

(۶) اگر کوئی شخص کسی نبی کو نبی سمجھتا ہے مگر اس کی لائی ہوئی کتاب یا شریعت یا اس نبی کے تلقین کردہ احکام یا کسی ایک حکم کو تسلیم نہیں کرتا تو ایسا شخص مومن ہے یا کافر؟ اور انجیل میں حضرت عیسیٰ کا یہ حکم ثابت ہے کہ نصاریٰ آنحضرت پر ایمان لائیں تو ایسی صورت میں کہ نصاریٰ اس حکم کی تعمیل نہ کریں وہ حضرت عیسیٰ کے مومن ہوتے یا کافر؟

(۷) انبیاء و مرسلین سب ہی اللہ کے پسندیدہ اور برگزیدہ ہیں مگر بایں حمہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے جیسے حضرت

ابراہیمؑ کا حضرت آحنیٰ اور حضرت یعقوبؑ سے افضل ہونا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت یوشعؑ سے افضل ہونا تمام علماء سے یہود اور نصاریٰ کو مسلم ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ افضلیت کا معیار کیا ہے جس کی بناء پر یہ کہا جاسکے کہ فلاں نبی اور رسول فلاں پیغمبر سے افضل ہے اس معیار کی توضیح فرمائی جاتے۔

(۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے معجزات کی تعداد کس قدر ہے اناجیل سے انکا حوالہ دیا جاتے۔

(۹) اگر کسی نبی کے معجزات مسیح علیہ السلام کے معجزات سے سو گنا زیادہ ہوں تو حضرات نصاریٰ اس نبی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل اور برتر مانیں گے یا نہیں؟

(۱۰) کسی کتاب کو کتاب الہی یا کلام الہی کہنے کا کیا معیار ہے؟

(۱۱) علماء نصاریٰ کے نزدیک توریت یا انجیل کس اعتبار سے قرآن کریم سے افضل ہے؟

(۱۲) کیا انجیل باوجود ہزار ہا اختلافات کے معتبر اور مستند ہونے میں قرآن کریم سے دیکر جس پر تقریباً چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے پر بھی ایک نقطہ اور ایک شوشے کا فرق نہیں آیا، زائد باوثوق اور مستند ہے۔

(۱۳) یا توریت و انجیل یا اور دنیا کی کوئی کتاب حفاظت میں قرآن کریم سے

عمہ یہ سوالات حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کا ندھلوی نے اپنی کتاب اسلام

اور نصرانیت میں علماء نصاریٰ سے کئے ہیں۔

بڑھی ہوئی ہے کہ جس کے بے شمار حافظ دنیا کے ہر خط میں موجود ہیں اور جس کے لئے ہر حافظ کا سینہ ہی خود توریت و انجیل بنا ہوا ہے کیا علمائے یہود و نصاریٰ قرآن کی طرح توریت و انجیل کا کوئی کچا پکا حافظ دنیا کے کسی کونے میں دکھلا سکتے ہیں؟

(۳) یا توریت اور انجیل باعتبار علوم اور معارف کی جامعیت کے قرآن کریم سے بڑھی ہوئی ہے؟

(۴) یا توحید کی تعلیم توریت و انجیل میں قرآن سے زیادہ بلند ہے -

(۵) یا تعلیم اخلاق کے اعتبار سے توریت و انجیل کا پایہ قرآن کریم سے بلند ہے -

(۶) یا حقوق اللہ یا حقوق العباد کی توضیح و تفصیل توریت و انجیل میں قرآن کریم سے زیادہ موجود ہے -

(۷) یا تدبیر منزل اور تدبیر ملکی انفرادی اور اجتماعی معاشرت اور تمدن کے اصول کی توریت و انجیل قرآن کریم سے زائد ذمہ دار اور کفیل ہے -

(۸) یا توریت و انجیل میں ظاہری اور باطنی امراض کی توضیح اور پھر انکی علامات کی پوری پوری تشریح قرآن کریم سے بڑھ کر ہے -

(۹) یا توریت و انجیل باعتبار فصاحت و بلاغت، حلاوت و شیرینی کے قرآن کریم سے بڑھ کر ہے -

(۱۰) ذکر الہی کے طریقے اور بارگاہ خداوندی میں التجارہ النہاس کے جو آداب قرآن و حدیث نے بتلا دیئے کیا دنیا کی کوئی کتاب اس کا نمونہ پیش کر سکتی ہے - فتلا عشوة کا ملتا

(۱۱) حضرت یح علیہ السلام کس شان میں سرور عالم سید ولد آدم محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھے ہوئے ہیں۔

(۱۲) کیا کوئی مسیحی یا یہودی حضرت مسیح علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کلمہ سند متصل کے ساتھ پیش کر سکتا ہے بخلاف پیران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ اپنے نبی اُمّی کا ہر قول، اور ہر فعل اور ہر حرکت اور سکون عبادت اور استراحت استنجا اور طہارت، سکوت اور تکلم، ضحک اور ہنسم کو اسانید مسلسلہ اور روایات متصلہ حدیثنا فلان عن فلان کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

(۱۳) جس طرح امت محمدیہ نے قرآن و حدیث کی توضیح و تشریح کی خاطر قسم قسم کے علوم ایجاد کئے مثلاً اسماء الرجال، معرفت الصحابہ، معرفتہ التابعین، علم الحدیث، علم التفسیر، اصول فقہ و اصول حدیث، اصول تفسیر، علم البلاغت، علم النحو، علم الصرف، غریب القرآن و غریب الحدیث، علم الکلام، علم الفقہ، علم الاخلاق، علم اسرار الشریعت کیا کوئی امت اس کی نظیر پیش کر سکتی ہے؟

(۱۴) علمائے اسلام نے قرآن و حدیث کے علوم و معارف نکات و لطائف کا جو دریا بہایا ہے کیا علمائے یہود و نصاریٰ اسی طرح تدریس و انجیل کے علوم و معارف کا کوئی ادنیٰ اور معمولی سا نمونہ پیش کر سکتے ہیں (۱۵) کیا کوئی امت امت محمدیہ کے فقہاء و مجتہدین، جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کی فہم و فراست اور تفقہ اور اجتہاد اور استنباط اصول و فروع میں کوئی ادنیٰ سی ایک نظیر بھی پیش کر سکتی ہے؟

(۱۶) اور حفظ و ضبط میں احمد بن حنبل اور یحییٰ ابن معین، بخاری و مسلم،

شمس الدین ذہبی اور ابن حجر عسقلانی کا کوئی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔

(۱۷) یا کوئی امت اپنے پیغمبر کی جان نشاری میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا نمونہ دکھلا سکتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا جان و مال، گھر اور کنبہ اور بیادری، ماں اور باپ اور اولاد سب ہی کو آپ پیغمبر جان کر دیا اور موجودہ انجیل کی بناء پر معاذ اللہ حضرت مسیح کے حواریں نے نصاریٰ کے اعتقاد کی بناء پر اپنے خدا کو تین درہم میں فروخت کر کے ایک کمہار کا کھیت خرید لیا۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

(۱۸) حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے یا تمام عالم کے لئے۔

(۱۹) حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ انجیل میں کسی ایک جگہ بھی اگر ذکر آیا ہو کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو اس کا حوالہ دیا جائے۔

(۲۰) حضرت مسیح اگر خاتم الانبیاء تھے تو فارقلیط اور روح حق کے آنے کی بشارت دینے کا کیا مطلب ہے۔ اور حضرت مسیح کے بعد علمائے نصاریٰ فارقلیط کے کیوں منتظر رہے اور بہت سے لوگوں نے فارقلیط ہونے کا کیوں دعویٰ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح خاتم النبیین نہ تھے ورنہ ان کے بعد ایک نبی کے ظہور کے انتظار کئے کیا معنی؟

(۲۱) انجیل کے سو سال قبل کے مطبوعہ نسخوں میں فارقلیط کا لفظ موجود ہے

مگے حال کے نسخوں میں نہیں رہا کیا کسی کبھی کو کتاب الہی میں کسی تغیر و تبدل کا کوئی حق حاصل ہے۔

(۲۲) توریت و انجیل کے نسخے مختلف کیوں ہیں؟

(۲۳) توریت و انجیل کس زمانے میں لکھی گئیں اور کس نے لکھیں اس میں علمائے یہود و نصاریٰ کا کیا اختلاف ہے؟

(۲۴) ان چار انجیلوں کے علاوہ اور بھی انجیلیں لکھی گئیں تو نصاریٰ کے نزدیک سوائے ان چار انجیلوں کے باقی انجیلوں کے غیر معتبر ہونے کی کیا دلیل ہے اور کس بناء پر ان کو غیر مستند قرار دیا گیا۔

صلیب برداروں کے ایک مصری عالم اسلام کا سوال

فاضل ادیب شیخ احمد علی طنجی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فصیح و بلیغ قصیدہ مصر سے شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کے عقائد پر علماء نصاریٰ سے یہ سوال کیا تھا کہ عیسیٰؑ اگر خدا تھے تو آخر اس بے کسی اور بے بسی کے ساتھ اپنے بندوں کے ہاتھوں کیونکر مقتول و مصلوب ہو گئے۔ یہ قصیدہ ۱۳۲۲ھ میں مصر سے شائع ہوا علماء نصاریٰ سے آج تک

۱۔ یہ قصیدہ منتخب التجلیل لمن حرف التواتر والانیل للعلامة المسعودی مطبوعہ

مصر کے اخیر میں بطور تکملہ طبع ہوا تھا والد محترم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے ان اشعار کو احسن الحدیث کا اقتضائی جز بنا کر تکمیل حجت فرمادی نا چیز صرف ترجمہ اشعار قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے تاکہ اس سوال سے جن حقائق اور لطائف کی طرف اشارہ ہے وہ حقائق و لطائف اس تحریر کی زینت ہو جائیں۔

اس عجیب سوال کا جواب نہیں ہو سکا اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بھی کوئی اس کا جواب نہیں دے سکے گا اور یہ انشاء اللہ تینا اور تبرکاً کہہ رہا ہوں نہ کہ تعلیقاً لیا تو اجماعاً مثلاً ان کا نوا صد تین -

ترجمہ اشعار

- (۱) عیسیٰ کے پرستارو! ہمارا تم سے ایک عجیب سوال ہے پس کیا تمہارا ہے پاس اس کا کوئی جواب ہے -
- (۲) اگر تمہارے زعم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدائے قادر اور غالب اور ہیبت و جلال والے تھے -
- (۳) تو پھر تم نے یہ عقیدہ کیسے قائم کر لیا کہ یہود نے انکو صلیب دے کر تلخ عذاب چکھایا - کیا خدا کو بھی عذاب چکھایا جاسکتا ہے -
- (۴) اور کیا خدا بھی مرکڑی کے نیچے دفن کیا جاسکتا ہے -
- (۵) اور کیا خدا بھی اپنی مخلوق سے پیاس بجھانے کے لئے شربت کا پیالہ مانگ سکتا ہے -
- (۶) اور پھر کیا یہ ممکن ہے کہ خدا تو شربت مانگے اور اس کے بندے بجائے شربت کے سرکہ اور کڑوا پانی خدا کو دیں -
- (۷) اور پھر بندے اپنے خدا کو بغض و عداوت میں زمین پر ڈال دیں اور خدا تڑپ تڑپ کر پیاسا مرجائے -
- (۸) اور کیا یہ ممکن ہے کہ بندے خدا کو ذلیل کرنے کے لئے کانٹوں کا تاج اس کے سر پر رکھ دیں -
- (۹) اور کیا یہ ممکن ہے کہ بندے خدا کو اس قدر خون آلود کریں کہ خون خدا

کے رخساروں پر بہنے لگے اور خدا کا چہرہ خون میں رنگین ہو جائے۔
(۱۰) اور کیا یہ ممکن ہے کہ خدا کے چہرہ پر پتھو کا جائے اور اسکے پہلو میں نیزہ مارا جائے۔

(۱۱) یہود و نصاریٰ کے زعم کے مطابق جو کچھ ماجرا پیش آیا اس میں کایہ کچھ نمونہ ہے۔

(۱۲) تعجب ہے کہ اس مجبوری اور لاچارگی کے بعد ان کو خدا سمجھتے ہو اور شرماتے بھی نہیں۔

(۱۳) حالانکہ حضرت مسیح اور پیغمبروں کی طرح خدا کے ایک مقرب بندہ تھے۔

(۱۴) جیسا کہ خود حضرت مسیح سے اسکا اقرار قرآن اور انجیل میں صراحۃً مذکور ہے۔

(۱۵) اگر حضرت مسیح خود خدا تھے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو پھر موت کا پالہ طلنے کی کس سے اُمید رکھتے تھے اور کس سے اپنی مصیبت طلنے کی دعا مانگتے تھے کیا خدا بھی دعا مانگا کرتا ہے۔

(۱۶) اور مرنے کے بعد کس نے ان کی روح کو واپس کیا جب کہ ان کی روح ان کے جسم سے جدا ہو گئی تھی۔

(۱۷) اور ان کے مرنے کے بعد اس عالم کے نظام کا کون محافظ و نگہبان تھا۔

(۱۸) کیا کوئی اور خدا اس عالم کی تدبیر کا کفیل اور ذمہ دار تھا یا تمام عالم خراب اور برباد ہو گیا۔

(۱۹) نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمہارے زعم کے مطابق کیوں صلیب دی گئی

اگر کسی لغزش کی بناء پر صلیب دیئے گئے تو لغزش کا صار ہو نا الوہیت کے منافی ہے اور اگر کوئی لغزش نہیں ہوئی تو پھر بلا وجہ کیوں سزا کے مستحق ہوئے۔

(۲۰) نیز یہ بتلایا جائے کہ یہود نے جو حضرت مسیح کو صلیب دی کیا یہ اچھا کام کیا کہ اس سے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور تمام بوڑھے اور جوان گناہ کی لعنت سے رہا ہو جائیں۔

(۲۱) یا برا کام کیا تمکو گناہوں سے بچڑایا تمہاری یہ بات نہایت عجیب ہے۔

(۲۲) اگر تم یہ جواب دو کہ یہود کا یہ فعل نہایت مستحسن اور عین ثواب تھا۔

(۲۳) تو پھر میں کہوں گا کہ تم یہودیوں سے دشمنی کیوں رکھتے ہو جو خیر اور بھلائی کا کام کرے اسکو جزائے خیر ملنی چاہیے نہ یہ کہ اس سے دشمنی کی جائے۔

(۲۴) اور اگر یہ کہو کہ انہوں نے خدا کو صلیب دیکر جرم کا ارتکاب کیا۔

(۲۵) تو میں کہوں گا کہ یہود اگر صلیب دیکر جرم کا ارتکاب نہ کرتے تو تم گناہوں کے

برے انجام سے رہا نہ ہوتے یہودیوں کا یہ جرم ہی کفارہ کا سبب بنا۔

(۲۶) نیز یہ بتلاؤ کہ حضرت مسیح صلیب دینے سے راہی تھے یا ناراض تھے اس

بارہ میں کیا قول فیصل ہے۔

(۲۷) اگر یہ کہو واقعہ صلیب حضرت مسیح کی خوشی اور رضامندی سے تھا تا کہ

اس شخص کے گناہ کا کفارہ ہو جائے جسے گناہ کر کے توبہ کر لی۔

(۲۸) یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کا کفارہ جنہوں نے لغزش کے بعد

اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔

(۲۹) اور جن کو اللہ ہی نے اپنی رحمت سے توبہ کی توفیق دی اور اپنے ہی

فضل سے ان کی خطا کو معاف کیا اور خلافت کا تاج انکے سر پر رکھا۔

(۳۰) تو ہم یہ کہیں گے کہ تم غلط کہتے ہو کہ حضرت مسیح یہود کے اس فعل سے

راضی نہ تھے اس لئے کہ انجیل میں تصریح ہے۔

(۳۱) کہ عیسیٰ صلیب بھاگنا چاہتے تھے اور روتے تھے۔

(۳۲) اور خدا کو پکارتے تھے کہ اے آسمان کے خدا مجھ کو ان مصیبتوں سے چھڑا۔
 (۳۳) اور ایلی ایلی کہتے تھے کہ اے خدا مجھ کو دشمن کے عذاب میں کیوں ڈال دیا۔
 (۳۴) اے باپ اگر میری رہائی ممکن ہو تو مجھ کو ان دشمنوں سے چھڑا اور نجات دے
 ان سب باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ اس سے بالکل
 راضی نہ تھے۔

(۳۵) اور مصیبت کے وقت خدا کو پکارنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضرت
 مسیحؑ بلاشبہ خدا کے بندے تھے۔
 (۳۶) نیز یہ تمام امور اس امر کی بھی واضح دلیل ہیں کہ تمہارا یہ قول (کہ حضرت
 مسیحؑ صلیب پر راضی تھے) بالکل غلط ہے۔

(۳۷) اور اگر یہ کہو کہ جبراً تو قرآن کو صلیب دی گئی تو پھر خدائے قادر و توانا
 کا بندوں کے سامنے عاجز ہونا لازم آتا ہے۔
 (۳۸) کہ بندوں نے زبردستی خدا کو صلیب پر لٹکایا اور لعنت نے آکر خدا
 کو ہر طرف سے گھیر لیا۔

(۳۹) میرے اس سوال کا جواب دو آپ جیسے فضلہ رکنا نہ جواب دینا اور
 سکوت کر جانا نہایت معیوب ہے۔

(۴۰) میں نصیحت کر چکا ہوں اور خدا سے اجر و ثواب کا امیدوار ہوں۔
 (۴۱) اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر
 میرا خاتمہ ہو اور قیامت کے مصائب سے محفوظ رہوں۔ آمین
 (۴۲) اگر تم میری اس نصیحت کو قبول کرو تو عین مقصد ہے اور میری
 انتہائی مسرت اور خوشی ہے۔

(۴۳) ورنہ تم کو اپنا دین مبارک پر خوب سمجھ لو کہ حق سے پردہ اٹھ چکا ہے۔

عیسائی حضرات کی خدمت میں ایک پیغام نصیحت و اصلاح

تاریخی حقائق اور دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل مقدس کا حکم یہی ہے کہ تمام عیسائی نبی بشیر بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔

اور کیونکہ کتب مقدسہ اور انجیل میں تحریفات نہ صرف یہ کہ خود علماء نصاریٰ کے نزدیک مسلم ہوں بلکہ ان کے نزدیک تحریفات اور جعل سازی کی گرم بازاری اس درجہ پہنچتی ہے کہ اب اس کے بعد نہ ان حراہوں کا ازالہ ہو سکتا ہے اور نہ ان کتب کو قابل اعتبار کہا جاسکتا ہے چہ جائیکہ ان کو کسی مذہب کی بنیاد سمجھا جائے۔

اور یہ کہ نصاریٰ نے جو مذہبی عقائد اور اصول گھڑے ہیں وہ نہ انجیل سے ثابت ہیں اور نہ تورات سے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام نے اس قسم کی باتوں کی کوئی تلقین صراحت یا اشارہ کی ہے۔

اور وہ اصول جو تجویز کئے گئے سر اسر عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے

خلاف ہیں۔

اور خدا کے تمام پیغمبروں کی تعلیم و ہدایات کے قطعاً منافی ہیں۔

اس لئے اس مرحلہ پر یہی کہا جائے گا کہ الان حصص الحق کہ اب

حق ظاہر ہو چکا ہے جس کی روشنی شعاعوں پر کسی قسم کا گرد و غبار نہیں۔

خداوند عالم اتباع حق کی توفیق اور ہدایت عطا فرمائے (آمین)

یہ تحریر جیسا کہ ابتدائی کلمات میں عرض کیا اہل کتاب کی خدمت میں انتہائی مخلصانہ جذبات ہمدردی کے ساتھ ایک پیغام نصیحت ہے اور میں

یہ عرض کرنے کی جرأت محسوس کرتا ہوں کہ آپ حضرات اور آپ کے پادری صاحبان جن بنیادی عقائد کو عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کی کسوٹی پر درست نہیں پاتے اور ان کے ثابت کرنے کے واسطے آپ حضرات کے پاس نہ کوئی دلیل عقلی ہے اور نہ کسی پیغمبر کی کوئی سند اور قول تو پھر آخر اس قسم کے مبہم اور ناقابل فہم تصورات کے پیچھے کیوں پڑے پڑتے ہیں - ؟
کیا محض اس وجہ سے کہ تاریخ نصاریٰ کو مسلمان سے جدا اور

ممتاز ایک دوسری قوم شمار کرتی ہے !
اگر آپ کو صرف قومیت کا عنوان ترک کرنے کا عار حق اور ہدایت کے قبول کرنے سے روکے ہوئے ہے اور اس رکھی بات پر آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی نافرمانی پر تلے ہوئے ہیں تو یہ بات بہت ہی قابل حیرت اور مقام تاسف ہے -

اور یہ امتیاز بھی تو آپ ہی کا پیدا کردہ ہے ورنہ اسلام اور قرآن تو خدا کے سب پیغمبروں اور اس کی تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ان پر ایمان لانے کو مدارِ نجات قرار دیتا ہے اور اسلام نے تو آپ کو ایک ایسے کلمہ کی طرف دعوت دی ہے کہ جس میں یہ امتیاز ہی نہ ہے آپ اور ہم ملکر اللہ کے ایک کلمہ پر جمع ہو جائیں - تعالٰیٰ کلمۃ سواعبدینا وبعیکہ الدینا میں پھر ان الفاظ کو بڑی وضاحت کے ساتھ دہراتا ہوں کہ حضرات نصاریٰ اگر حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں تو انکو چاہیے کہ بلا تردد و تامل ان کی بشارت اور جس آنے والے فارقلیط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انہوں نے ایمان لانے کا حکم فرمایا اس فارقلیط اور سچے مددگار پر جلد از جلد ایمان لاکر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع

کی سعادت حاصل کریں اور ان کی رضا مندی و خوشنودی کی دولت حاصل کرنے کے واسطے دوڑیں اور سبقت کریں۔

امید کرتا ہوں کہ اہل کتاب جیسے صاحب علم اور فہم حضرات اس پیغام مسیح علیہ السلام پر غور کریں گے۔ اس کو سمجھیں گے اور اس پر عمل کریں گے

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي
إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ وَمَا لَا بُدَّ لِي
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ

مَسْجِدَ رَمْلِكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - آمِينَ -
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

بندۂ ناچیز

محمد مالک کاندھلوی غفر اللہ لہ

یوم النخیس ۱۱ رجب ۱۲۸۲ھ

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)